تبلیغ و اشاعت کا ادارہ
فکرِ اسلامی

شبِ براءت کے فضائل و برکات

حضرت امام عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کسی پہاڑ کے پاس سے گزر رہے تھے۔ وہاں آپ کی نظر ایک عجیب وغریب سفید پتھر پر پڑی۔آپ حیرت سے اسے دیکھنے لگے کہ عین اس موقعہ پر اللہ تعالٰی نے وحی نازِل فرمائی اور ارشاد فرمایا، 'اے عیسٰی (علیہ السلام) کیا اس سے زِیادہ عجیب تر چیز تم پر ظاہر نہ کروں؟' عرض کیا ہاں ضرور۔ چنانچہ وہ سفید پتھر پھٹ گیا اور اس میں سے ایک عبادت گزار بُزُرگ ہاتھ میں عصا لئے حاضر ہوئے۔حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اس بزرگ سے پوچھا،تم اس پتھر میں کتنے سال سے عبادت میں مصروف ہو؟ بزرگ کہنے لگے چار سو برس سے۔ یہ سن کر حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اللہ تعالٰی کی مقدس بارگاہ میں عرض کی، 'اے اللہ میرا یہ گمان ہے کہ اس بندے سے زِیادہ عبادت گزار بندہ کوئی دوسرا نہیں' اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا، اے عیسٰی میرے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اُمّتی کا شعبان کی پندرہویں شب میں دو رکعت نماز پڑھ لینا اس کی چار سو برس کی عبادت سے افضل ہے۔ (ملاحظہ ہو روض الافکار بحوالہ نزھۃ المجالس، جلد اوّل، صفحہ: ۳۱۶، امام عبدالرحمٰن صفوری) مذکورہ واقعہ سے شعبان کی پندرہویں شب کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،'جب شعبان کی پندرہویں شب ہو تو رات کو قیام کرو اور دِن کو روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالٰی اس رات سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے کون مجھ سے مغفِرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں، کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اس کو رزق دوں، کون مبتلائے مصیبت ہے کہ میں اسے عافیت دوں......اسی طرح صبح تک ارشاد ہوتا رہتا ہے۔ (دیکھئے ابن ماجہ شریف، حدیث نمبر ۱۳۸۸، باب نمبر ۴۱۳)

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے حمیرا (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا) کیا تم نہیں جانتی کہ یہ شب نصف شعبان کی شب ہے، اللہ تعالٰی بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے۔سوائے چھ کے...... (۱) شراب کا عادی (۲) والدین کا نافرمان (۳) زِنا کرنے والا (٤) قطع تعلق کرنے والا (۵) فتنہ باز (٦) چغل خور۔ (دیکھئے مکاشفۃ القلوب، ص ۶۸۴، امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس نصف ماہ شعبان کی رات جبرئیل آئے اور عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول آسمان کی طرف اپنا سر مبارَک اٹھایئے۔ میں نے ان سے دریافت کیا یہ کون سی رات ہے انہوں نے کہا یہ وہ رات ہے جس رات اللہ تعالٰی رحمت کے تین سو دروازے کھول دیتا ہے اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جس نے اس کے ساتھ کسی کو اپنا شریک نہیں ٹھہرایا بشرطیکہ وہ جادوگر نہ ہو، سود خور نہ ہو، زانی نہ ہو، شراب کا عادی نہ ہو، ان لوگوں کی اللہ تعالٰی اس وقت تک بخشش نہیں فرماتا جب تک وہ توبہ نہ کرلیں۔

جب رات کا چوتھائی حصہ گزر گیا تو جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک اٹھایئے آپ نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے دیکھا جنت کے دروازے کھلے ہیں اور پہلے دروازے پر ایک فرِشتہ پکار رہا ہے خوشی ہو اس شخص کیلئے جس نے رات کو رکوع کیا۔ دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ ندا دیتا ہے خوشی ہو اس کیلئے جس نے اس رات میں سجدہ کیا۔ تیسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ ندا دے رہا تھا خوشی ہو اس کیلئے جس نے اس رات دعا کی۔ چوتھے دروازے پر ایک اور فرشتہ ندا دے رہا تھا خوشی ہو اس رات میں ان لوگوں کو جو ذِکر کرنے والے ہیں۔ پانچویں دروازے پر فرشتہ پکار رہا تھا خوشی ہو اس کیلئے جو اللہ کے خوف سے اس رات میں رویا۔ چھٹے دروازے پر فرشتہ پکار رہا تھا اس رات کے تمام مسلمانوں کو خوشی ہو۔ ساتویں آسمان پر فرشتہ ندا دے رہا تھا کیا ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کی آرزو اور طلب پوری کی جائے۔ آٹھویں دروازے پر فرشتہ پکار رہا تھا کیا کوئی معافی کا طلبگار ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے؟ جبرئیل بولے کہ اوّل شب سے طلوع فجر تک مزید کہنے لگے کہ اس رات میں دوزخ سے رہائی پانے والی جماعت کی تعداد بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر ہوگی۔

یہ رات شب برأت کے نام سے موسوم ہے اور اس رات رحمتِ الٰہی کا اہل دُنیا پر نزول ہوتا ہے۔ اللہ کے بندے اس رات میں رحمتیں لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوٹنے والوں کو اتنا نوازدیتا ہے جو انسانی حوصلوں کی وسعت سے بھی کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ عالم ملکوت سے رحمت کے فرشتے اس شب کو دنیا میں نازل ہوتے ہیں عبادت گزاروں کو تلاش کرتے ہیں اور ان سے ملاقات فرماتے ہیں۔ اس شب پوری کائنات بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہوتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، شعبان بہت ہی برگزیدہ مہینہ ہے اور اس ماہ مبارک کی عبادت کا بے حد ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ ماہ شعبان المعظم میں جو کوئی تین ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھ کر مجھے بخشے گا بروزِ قیامت اسکی شفاعت کرنی مجھ پر واجب ہو جائیگی۔

شعبان کے فضائل کے بارے میں منقول ہے کہ جو کوئی شعبان کی چودہ تاریخ کو بعد نماز عصر آفتاب غروب ہونے کے وقت باوُضو چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھے لا حول ولا قوة الا با اللہ العلی العظیم اللہ تعالیٰ اس دعا کے پڑھنے والے کے چالیس سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔

۱ ......شعبان کی چودہ تاریخ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیات ایک ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص تین تین دفعہ پڑھے، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ نماز گناہوں کی معافی کیلئے بہت افضل ہے۔

۲......شعبان کی پندرھویں شب دو رکعت نماز پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ بعد سلام کے دُرود شریف ایک سو مرتبہ پڑھ کر ترقی رزق کی دعا کریں، ان شاء اللہ اس نماز کی برکت سے رزق میں برکت ہوگی۔

۳......شعبان کی پندرھویں شب دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص تین تین بار پڑھیں۔ یہ نماز بہت افضل ہے۔

٤...... پندرھویں شب آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص دس دس بار پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کے لئے بے شمار فرشتے مقرر کرے گا جو اسے عذابِ قبر سے نَجات کی اور جنّت میں داخل ہونے کی خوشخبری دیں گے۔

۵......حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے جو صلوۃ التسبیح کی نماز پڑھتا ہے اس کے اگلے پچھلے ظاہری پوشیدہ نئے پرانے عمداً سہواً چھوٹے بڑے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں۔ یہ نماز کم از کم تمام عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھیں۔

صلوة التسبيح پڑھنے کا طریقہ

چار رَکعت نماز صلوۃ التسبیح کی نیت کریں۔ سب سے پہلے سُبحَانَکَ اللّٰھُم پوری پڑھیں۔ پھر پندرہ مرتبہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں۔ پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ جو یاد ہو پڑھیں پھر دس بار مذکورہ بالا تسبیح پڑھیں پھر رکوع کریں، رکوع میں دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر قومہ میں کھڑے ہو کر دس بار، پھر سجدہ، پھر سجدہ کے بعد جلسہ میں، پھر دوسرے سجدہ میں دس دس بار مذکورہ بالا تسبیح پڑھیں۔ اسی طرح چاروں رکعتیں ادا کریں۔ یہ یاد رہے کہ شروع میں قرات سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھنی ہے۔ اس کے علاوہ دس دس بار تسبیح ادا کرنی ہے۔ ہو سکے تو پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد الهکم التکاثر دوسری میں والعصر تیسری میں قُل یا ایها الکافرون اور چوتھی میں قل هو اللّٰه پڑھیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس میں لوگوں کے اعمال رب العالمین کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں میں نے پسند کیا کہ میرا عمل پیش ہو تو میں روزے سے ہوں۔ (مکاشفة القلوب، ص ٦٨١)

ماہ شعبان کی پندرھویں تاریخ کے روزے کی بہت فضیلت ہے۔ جو کوئی روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔

انیس الواعظین میں ہے کہ جو کوئی پندرھویں شعبان کو روزہ رکھے اس کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

قبرستان جانا سنّت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے

اس شب قبرستان جانے کا بھی بے حد ثواب ہے، حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات (شب براءت) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ میں آپ کی تلاش میں نکلی آپ جنّت البقیع (قبرستان) میں تھے۔ (دیکھئے ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۷) اس حدیثِ مبارکہ سے شعبان کی پندرہویں شب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قبرستان جانا ثابت ہے۔

۱......شیخ الاسلام عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ہر جمعہ کی شب میّت کی روح اپنے گھروں میں آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ میرے زِندہ میرے واسطے خیرات کرتے ہیں یا نہیں۔ (دیکھئے مکاشفۃ القلوب، مشکوۃ المصابیح، جلد۲)

۲......غیر مقلد ابن قیم فرماتے ہیں کہ 'میت کی زیارت کے لئے جب کوئی شخص آتا ہے تو میت کو اس کی آمد کا علم بھی ہوتا ہے اور اس سے اسے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے۔ (دیکھئے کتاب الروح، صفحہ ۵)

۳......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حدیثِ مبارکہ نقل فرماتے ہیں، 'زیارت کرو قبروں کی اس لئے کہ زیارت قبور دِل کو نرم کرتی ہے اور دِل کی نرمی سے نیکیاں عمل میں آتی ہیں'۔

٤......شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ایک اور حدیث نقل کرتے ہیں کہ 'جو ہر جمعرات، جمعہ کو والدَین کی قبر کی زیارت کرے گا اس کی مغفِرت کی جائے گی اور وہ (نامہ اعمال میں) والدین کا خدمت گزار لکھ دیا جائے گا' (روایت بیہقی بحوالہ، سراج منیر، ص۷۲)

۵......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نقل کرتے ہیں کہ حدیث مبارکہ میں ہے، 'جو قبروں پر گزرے اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر مُردے کو بخشے تو مردوں کی تعداد کے برابر اس کو بھی ثواب ملے گا'

٦...... ایک اور حدیث میں ہے، 'جو قبرستان میں داخل ہو پھر سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص اور سورہ تکاثر پڑھ کر اس کا ثواب اہل قبرستان کو بخشے مردے اس کی شفاعت کریں گے'

۷......ایک اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی سورہ یٰس قبرستان میں پڑھے تو مردوں کے عذاب میں اللہ تعالیٰ تخفیف فرمائے گا ور پڑھنے والے کو بے شماران مردوں کے ثواب دے گا۔ (دیکھئے کتاب سراج منیر، ص۷۳، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

۸......قبر کی زیارت میں مستحب یہ ہے کہ قِبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو، اور مردے کو سلام کرے اور جو کچھ پڑھنا ہو پڑھے۔

۹......حضرت شاہ ولی اللہ تحریر فرماتے ہیں، قبروں پر جا کر اوّل اس طرح سلام کرے: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَھلَ الْقبور من المومنین و المسلین (سراج منیر، ص۷۲)

۱۰ ......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قبرستان جاؤ تو اہل قبور کو یوں سلام عرض کرو: اَلسَّلامُ عَلَیْکُم یَا اَهلَ الْقُبورِ یَغْفِرُ اللّٰه لَنا وَلَکُم وَ اَنْتُم سَلَفنَا وَ نَحنُ بِالاَثر (ترمذی شریف) 'اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو بخش دے، تم ہم سے پہلے آگئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔'

۱۱ ...... بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر پر تر شاخ رکھی اور اس کی تسبیح کی برکت سے صاحبِ قبر کے عذاب میں تخفیف ہوئی۔

۱۲ ...... جو شخص کسی مسلمان کی قبر پر شاخ اور پھول وغیرہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تر شاخ کی برکت سے میت اور پھول رکھنے والے کیلئے نیکیاں لکھتا ہے۔ (دیکھئے شرح برزخ، ابن ابی دنیا)

عورتوں کا قبرستان جانا اسلام میں جائز نہیں۔ قبرستان جاتے وقت یہ بات پیش نظر رہے کہ ایک نہ ایک دِن اس دُنیا کو چھوڑ کر ہمیں بھی جانا ہے موت ہمیں بھی آنی ہے یہ مقامِ عبرت ہے۔ لہٰذا قبرستان کی زیارت کے وقت اپنی موت کو بھی پیش نظر رکھے اور گناہوں سے بچنے کا عہد کرے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس شب نہ صِرف خوب عبادت کریں بلکہ اپنے عزیز واقرباء کے ایصال ثواب کیلئے نیاز وفاتحہ کا اہتمام کریں، خیرات کریں، چودہ شعبان کو حلوہ پکانا اور مسلمانوں کو کھلانا باعث خیر و برکت اور مستحب ہے۔ بخاری شریف کی حدیث مبارک ہے کہ رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشہ حلوہ اور شہد پسند تھا۔ (دیکھئے بخاری شریف، ج ۳، ص ۱۷۵)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، 'جس نے اپنے مسلمان بھائی کو میٹھا لقمہ کھلایا، اس کو اللہ تعالیٰ حشر کی تکلیف سے محفوظ رکھے گا۔ (دیکھئے شرح الصدور امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

یہ شب مغفرت والی شب ہے اس رات مسلمانوں کو زیادہ تر وَقت عبادت میں صَرف کرنا چاہئے اور ٹی وی، وی سی آر، ڈش، موسیقی، کھیل کود، فضول گوئی جیسے حرام کاموں سے بچنے کا عہد کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ آتش بازی اور پٹاخے بازی سے بالکل بچنا چاہئے۔ آتش بازی کرنا مسلمانوں کا شعار نہیں بلکہ یہ ہندوؤں کی وہ ناپاک رسم ہے جو اپنے تہوار ہولی اور دیوالی کے موقع پر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو شب برأت کی برکتوں سے مالا مال فرمائے اور اس رات زِیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے......آمین ثم آمین